فون نمبر ۹۴
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ
عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴
روزنامہ
الفضل
ربوہ
یوم بدھ
ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی
The Daily ALFAZL RABWAH
قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے
جلد ۶۰/۲۵ | ۲۳ رجب ۱۳۹۱ھ، ۱۵ تبوک ۱۳۵۰ ہش، ۱۵ ستمبر ۱۹۷۱ء | نمبر ۲۱۲

32

# اخبار احمدیہ

ربوہ ۱۴ تبوک۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز تاحال اسلام آباد میں قیام فرما ہیں حضور کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع مظہر ہے کہ
طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمدللہ
احباب دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت کاملہ کے ساتھ تادیر سلامت رکھے۔ اور ہر آن آپ کا حافظ وناصر ہو۔ آمین۔

---

ربوہ ۱۴ تبوک۔ محترم مولانا ابوالعطا صاحب کوئٹہ۔ حیدر آباد سندھ اور کراچی کے سفر سے کل شام بخیریت واپس تشریف لے آئے ہیں۔ آپ کی صحت اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمدللہ۔

---

محترم پرنسپل صاحب جامعہ احمدیہ ربوہ مطلع فرماتے ہیں کہ جامعہ احمدیہ موسم گرما کی تعطیلات کے بعد ۱۸ تبوک (۱۸ ستمبر) بروز ہفتہ صبح سات بجے کھل جائے گا۔ جملہ اساتذہ وطلباء وقت پر پہنچ جائیں۔

---

ربوہ کے دیگر تمام تعلیمی ادارے بھی موسمی تعطیلات کے بعد کھل چکے ہیں اور پڑھائی باقاعدہ جاری ہے۔

---

محترم مولوی محمد الدین صاحب ایم اے صدر محلہ دارالرحمت غربی ربوہ کو عرصہ سے پیشاب کی تکلیف ہے۔ عنقریب آپ سول ہسپتال جہلم میں بغرض اپریشن داخل ہو رہے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ آپریشن کو کامیاب کرے اور آپ کو صحت کاملہ عطا کرے۔

---

تمام لجنات کی آگاہی کیلئے یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ سالانہ اجتماع پر آتے وقت اپنے ساتھ ایک بڑی ترشی اور دری ضرور لیتی آویں۔
(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

---

## ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# اپنے آپکو ہر آن خدا کا محتاج جاننا اور اسی کے آستانہ پر بھروسہ رکھنا ہی اسلام ہے

## انسان کو لازم ہے کہ ہمیشہ اس خدا پر بھروسہ رکھے جس کے بغیر ایک ذرہ بھی قائم نہیں رہ سکتا

"مذہب یہی ہے کہ انسان خوب غور کرے اور دیکھے اور عقل سے سوچے کہ وہ ہر آن خدا کا محتاج ہے۔ انسان کی جان پر، مال پر، آبرو پر بڑے بڑے مصائب اور حملے ہوتے ہیں لیکن سوائے خدا کے اور کوئی نجات دینے والا نہیں ہوتا ان موقعوں پر ہر ایک قسم کا فلسفہ خود بخود شکست کھا جاتا ہے بعض لوگوں نے ایسے اصولوں پر قائم ہونا چاہا ہے کہ جن میں وہ خدا کی حاجت کو تسلیم نہیں کرتے حتّٰی کہ انشاء اللہ بھی زبان سے نکالنا ان کے نزدیک معیوب ہے مگر پھر بھی جب موت کا وقت آتا ہے تو ان کو اپنے خیالات کی حقیقت معلوم ہو جاتی ہے بات یہ ہے کہ ہر آن اپنے ہر ایک ذرہ کے قیام کے لئے انسان کو خدا کی حاجت اور ضرورت ہے اور اگر وہ انانیت سے نکل کر غور سے دیکھے تو تجربہ سے اُسے خود پتہ لگ جاتا ہے کہ وہ کس قدر غلطی پر تھا۔ اپنے آپ کو ہر آن خدا کا محتاج جاننا اور اس کے آستانہ پر بھروسہ رکھنا یہی اسلام ہے اور اگر کوئی مسلمان ہو کر اسلام کے طریق کو اختیار نہیں کرتا اور اس پر قدم نہیں مارتا تو پھر اس کا اسلام ہی کیا ہے؟ اسلام نام ہے خدا کے آگے گردن جُھکا دینے کا۔ ذرا سوچ کر دیکھو کہ اگر انسان کو ایک سوئی نہ ملے تو اس کا کس قدر حرج ہوتا ہے تو پھر کیا خدا کا وجود ایسا ہو سکتا ہے۔ کہ اس کی ضرورت انسان کو نہ ہو اور اس کے وجود کے بغیر وہ زندہ رہ سکے جب تک انسان کو صحت، مال اقتدار حاصل ہوتا ہے تب تک تو اس کا مذہب ہوتا ہے کہ اسباب پر توکّل اور بھروسہ کرے اور اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کا محتاج نہ جانے۔ لیکن جب مصائب اور مشکلات آکر پڑتے ہیں تو اس وقت یہ مذہب خود بخود بدلنا پڑتا ہے۔ اسی لئے جو لوگ مصائب اور شدائد کا نشانہ رہتے ہیں اُن کا مذہب ہی اور ہوتا ہے۔ وہ دیکھتے ہیں کہ ایک ایسے وجود کی ضرورت ہے جو طاقت والا ہو اور ہمیں پناہ دے سکے۔" (ملفوظات جلد ۶ صفحہ ۱۹۷-۱۹۸)

---

## حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کے نام صدر لائبیریا مسٹر ٹالبرٹ کا پیغام

### سابق صدر مسٹر ٹب مین کی وفات پر تعزیتی پیغام کا شکریہ

لائبیریا کے سابق صدر مسٹر ولیم ٹب مین ۲۳ جولائی ۱۹۷۱ء کو وفات پا گئے تھے۔ ان کی وفات پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تعزیت کا جو پیغام لائبیریا کے نئے صدر مسٹر ٹالبرٹ کے نام بذریعہ کیبل گرام ارسال فرمایا تھا۔ اس کے جواب میں صدر موصوف کی طرف سے حسب ذیل برقی پیغام موصول ہوا ہے:۔

"بخدمت (حضرت) مرزا ناصر احمد امام جماعت احمدیہ ربوہ پاکستان

صدر ٹب مین کی وفات پر ہمیں جو ناقابل تلافی نقصان اٹھانا پڑا ہے اس کے ضمن میں آپ کا مرسلہ ہمدردی اور تعزیت کا برقی پیغام ہمارے لئے بہت تسکین خاطر کا موجب ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے حضور دُعا ہے کہ ہمیں آپ کی گوناگوں دینی مساعی سے باطنی قوت حاصل کرنے کی توفیق نصیب ہو۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ ہم آئندہ بھی آپ کی مشفقانہ دعاؤں پر آپ کے ممنون احسان رہیں گے۔ آخر میں برادرانہ سلام عرض ہے۔

ٹالبرٹ
(صدر جمہوریہ لائبیریا۔ مغربی افریقہ)"

(مسعود احمد پبلشر و ایڈیٹر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا)

روزنامہ الفضل ربوہ
۱۵ تبوک ۱۳۵۰ ہش

# راکھ کی طرح بے وزن سراب کی طرح بے حقیقت

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں بعض چیزوں کو راکھ کی طرح بے وزن اور سراب کی طرح بے حقیقت قرار دیا ہے۔ وہ کیا ہیں؟ وہ ہیں بعض لوگوں کے بظاہر نیک اعمال چنانچہ اللہ تعالیٰ ایسے نیک اعمال کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے!

مَثَلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ اَعْمَالُهُمْ كَرَمَادِ ِاشْتَدَّتْ بِهِ الرِّيْحُ فِيْ يَوْمٍ عَاصِفٍ ؕ لَا يَقْدِرُوْنَ مِمَّا كَسَبُوْا عَلٰى شَيْءٍ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الضَّلٰلُ الْبَعِيْدُ (ابراہیم آیت ۱۹)

یعنی جن لوگوں نے اپنے رب (کے احکام) کا انکار کیا ہے ان کے اعمال اس راکھ کی طرح ہیں جسے ایک تیز آندھی والے دن ہوا تیزی سے اڑا لے گئی ہو۔ جو کچھ ایسے لوگوں نے اپنے مستقبل کے لئے کمایا ہے اس میں سے کوئی حصہ بھی ان کے ہاتھ نہیں آئیگا یہی پرلے درجہ کی گمراہی ہے۔

اسیطرح اللہ تعالیٰ ایسے ہی لوگوں کا ذکر کرتے ہوئے ایک اور مقام پر فرماتا ہے:۔

وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَعْمَالُهُمْ كَسَرَابٍۢ بِقِيْعَةٍ يَّحْسَبُهُ الظَّمْاٰنُ مَآءً ؕ حَتّٰٓى اِذَا جَآءَهٗ لَمْ يَجِدْهُ شَيْـًٔـا وَّوَجَدَ اللّٰهَ عِنْدَهٗ فَوَفّٰىهُ حِسَابَهٗ ؕ وَاللّٰهُ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ۝ (النور آیت ۴۰)

یعنی وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا ان کے اعمال سراب کی طرح ہیں جو ایک وسیع میدان میں نظر آتی ہے۔ جس کو پیاسا پانی سمجھتا ہے یہاں تک کہ جب وہ اس کے پاس آجاتا ہے تو وہ اسے کچھ بھی نہیں پاتا اور اللہ کو اس کے پاس دیکھ لیتا ہے تب اللہ اسے اس کا پورا پورا حساب چکا دیتا ہے اور اللہ بہت جلد حساب چکانے والوں میں سے ہے۔

ان آیات میں راکھ کی طرح بے وزن اور سراب کی طرح بے حقیقت ان لوگوں کے اعمال کو قرار دیا گیا ہے جو اپنے رب اور اس کے فرستادہ کے ذریعہ نازل ہونے والے احکام کا انکار کرتے ہیں اس سے ظاہر ہے کہ حقیقی ایمان باللہ جو اللہ تعالیٰ کے فرستادہ کو قبول کرنے کے نتیجہ میں نصیب ہوتا ہے وہ اصل بنیاد ہے جس سے نیک اعمال میں وزن پیدا ہوتا ہے اور وہ حقیقت کا جامہ پہن کر نتیجہ خیز ثابت ہوتے ہیں۔ یہاں سوال پیدا ہوتا ہے کہ ایمان باللہ سے کیا مراد ہے اور اس کے انسانی اعمال پر کیا اثرات مترتب ہوتے ہیں جس کی وجہ سے ان میں وہ وزن پیدا ہوتا ہے جو انہیں اللہ تعالیٰ کی ہستی کا انکار کرنے والوں کے نیک اعمال سے ممتاز و ممیز کر دکھاتا ہے؟ سو ایمان باللہ سے مراد کامل خدا پر کامل ایمان ہے۔ کامل خدا پر کامل ایمان سے مراد جیسا کہ چند سال پیشتر محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے اپنی ایک تقریر میں بڑی تفصیل سے واضح فرمایا تھا یہ ہے کہ اس بات پر کامل ایمان ہو کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں پیدا کیا ہے۔ وہ نیست سے ہست میں لایا ہے، پھر ایک بار کارخانہ عالم کو پیدا کر کے الگ نہیں ہو گیا اس نے کارخانہ عالم کو پیدا بھی کیا ہے چلایا بھی ہے چلاتا جاتا بھی ہے، پھر وہ بار بار پیدا کرتا ہے کوئی صفت اس کی معطل نہیں، وہ دخل دے سکتا ہے اور دیتا ہے، نگران بھی ہے محافظ بھی ہے، اختیار رکھتا ہے اختیار کو استعمال بھی کرتا ہے، قادر ہے اپنی قدرت کو ظاہر کرتا ہے اور کرتا چلا جائے گا، دعاؤں کو سنتا ہے قبول کرتا ہے۔ ہر شے کا علم رکھتا ہے اور احاطہ کئے ہوئے ہے، وہ گناہوں خطاؤں غلطیوں اور تقصیروں کو بخشتا ہے یعنی معاف کر دیتا ہے ان کے اثر کو محو کر دیتا ہے۔ توبہ قبول کرتا ہے اور اس کے نتیجہ میں ایسی کیفیت بھی پیدا کر دیتا ہے کہ گویا گناہ کا ارتکاب ہی نہیں ہوا۔ بدی کو بغیر کفارہ کے بخشتا اور محو کرتا ہے، نیکی کا کئی گنا صلہ دیتا ہے اور اپنے پاس سے اجر عظیم عطا فرماتا ہے، بغیر محنت کے بھی عطا کرتا ہے، اور نیک عمل کا احسن اجر بھی عطا فرماتا ہے، نیکی کو بدی پر غالب کرتا رہتا ہے۔ اس کے جبری قانون بھی ہیں اور ایسے بھی جو اعمال کے مطابق نتیجہ پیدا کرتے ہیں لیکن جہاں انسان مجبور ہے وہاں ذمہ دار نہیں جہاں ذمہ داری ہے وہاں جبر نہیں بلکہ توفیق اور اعانت بخشتا ہے، وراء الورٰی بھی ہے اور قریب سے قریب بھی ——

یہ وہ خدا ہے جس پر اس حال میں ایمان لانا ایمان باللہ کہلاتا ہے کہ ہم ہر وقت اور ہر لحظہ اس کی نگاہ میں ہیں اور یہ کہ اس کا ظہور ہر آن ہر شے سے ہو رہا ہے اسی لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا

آں خداوندیکہ نامش ہست بر ہر برگ ثبت
ہر کہ جوئید آں خدائے را مسلمانے بود

یعنی ہمارا خدا وہ ہے جس کا نام ہر ہر پتہ پر لکھا ہوا ہے اور جو ایسے خدا کا متلاشی ہے وہ مسلمان ہے۔

الغرض ایسے خدا پر ایمان لانے والا جب نیک اعمال بجالاتا ہے تو اس کے اعمال میں اور ایک دہریہ کے نیک اعمال میں آسمان اور زمین کا فرق ہوتا ہے۔ خدا پر ایمان نہ رکھنے والا اگر کوئی نیک عمل بھی بجالاتا ہے تو ذاتی منفعت یا سوسائٹی کے محدود مفاد سے آگے اس کی نگاہ نہیں جاتی اور جب بظاہر اسے کوئی فوری فائدہ نظر نہیں آتا تو وہ اس نیک عمل کو ترک بھی کر دیتا ہے یا کبھی کوئی ابتلاء یا امتحان پیش آجائے تو وہ نیک اعمال کی بجاآوری میں وہ ثابت قدمی نہیں دکھا سکتا جو کامل خدا پر کامل ایمان رکھنے والا دکھاتا ہے کیونکہ جب ایک حقیقی مومن نیک اعمال بجالاتا ہے تو محض ذاتی فائدہ ہی اس کے مدنظر نہیں ہوتا بلکہ خدا تعالیٰ کی خوشنودی اور اس کی رضا مدنظر ہوتی ہے اور وہ جانتا ہے کہ خدا تعالیٰ ان نیک اعمال کا اسے اجر ضرور دے گا اگر اس جہان میں نہیں تو اس جہان میں اسے کئی گنا اجر مل جائے گا یہی وجہ ہے کہ بڑے سے بڑے ابتلاء کے وقت بھی اس کے پائے ثبات میں لغزش نہیں آتی اور وہ پورے استقلال کے ساتھ نیک اعمال بجالانے میں مصروف رہتا ہے۔ یہ یقین اور یہ استقلال ہی اس کے اعمال میں وزن پیدا کرنے کا موجب بنتے ہیں اور وہ عنداللہ بے انداز اجر و ثواب کا مستحق بنتا ہے۔ برخلاف اس کے جن لوگوں کو کامل خدا پر کامل ایمان حاصل نہیں ہوتا، کامل یقین اور کامل ثبات و استقلال موجود نہ ہونے کی وجہ سے ان کے اعمال راکھ کی طرح بے وزن اور سراب کی طرح بے حقیقت رہتے ہیں اور ابتلاء و امتحان کے وقت ان کی قلعی کھل جاتی ہے۔ اسی حقیقت کی طرف اللہ تعالیٰ نے سورہ ابراہیم اور سورہ نور کی مندرجہ بالا آیات میں اشارہ کیا ہے۔

ایک مومن کا یہ فرض ہے کہ وہ ہر آن اس امر کے لئے کوشاں رہے کہ بے یقینی نیز ثبات و استقلال میں کمی کے باعث اس کے اعمال راکھ کی طرح بے وزن اور سراب کی طرح بے حقیقت نہ ہونے پائیں بلکہ ایمان باللہ پر مضبوطی سے قائم رہتے ہوئے وہ اپنے اعمال کو وزن اور حقیقت سے ہمکنار بنائے رکھے تاکہ وہ اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں بے انداز اجر و ثواب کا مستحق بنا رہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

## جامعہ احمدیہ میں داخلہ

جامعہ احمدیہ میں نئے سال کا داخلہ انشاء اللہ العزیز ۱۵ تبوک ۱۳۵۰ ہش (۱۵ ستمبر ۷۱ء) سے شروع ہوگا۔ کم از کم معیار داخلہ میٹرک ہے۔ البتہ ایف اے، بی اے، یا ایم اے پاس طلباء (خواہ واقف زندگی ہوں یا وقف کا ارادہ نہ رکھتے ہوں بلکہ محض کچھ عرصہ دینی تعلیم حاصل کرنے کے خواہشمند ہوں) بھی داخل ہو سکتے ہیں۔ تمام امیدوار فارم داخلہ پُر کر کے ساتھ لاویں۔ انٹرویو ۹ بجے صبح شروع ہوگا۔ یہ داخلہ دس یوم تک جاری رہے گا۔

پرنسپل جامعہ احمدیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیرت و سوانح

# حضرت مولوی برہان الدین صاحب جہلمیؓ

(۴)

آپ دسمبر ۱۹۰۵ء میں چند دن بیمار رہ کر اپنے مولیٰ حقیقی سے جا ملے۔ انا للّٰہ وانا الیہ راجعون۔ آپ ۲۰ رمضان المبارک کو اعتکاف میں بیٹھے اس سال اعتکاف کے دوران آپ دن رات قرآن پڑھتے رہتے اور اعتکاف کے دوران آپ کو الہام ہوا انا کفینٰک المستھزئین اور ایک اور الہام ہوا جس کا خلاصہ یہ تھا کہ "امام الوقت تو ایک طرف رہے اب تو ان کے مریدوں کو بھی الہام ہونے لگے ہیں۔ پھر ہم اس سچے سلسلہ کی تائید کیوں نہ کریں" چاند دیکھنے پر گھر تشریف لائے پھر عشاء کی نماز کے لئے مسجد میں تشریف لے گئے اس دن رات کو آپ کو بخار آگیا۔ لیکن صبح کے وقت آپ کی طبیعت اچھی تھی عید کی نماز پڑھی اور اس کے بعد آنے والے جمعہ کی نماز بھی مسجد میں ادا کی۔ گو ضعف اور کمزوری زیادہ نہ تھی۔ لیکن بخار نہیں تھا۔ اتوار کی رات کو آپ کو دوبارہ بخار ہو گیا۔ آپ نو بجے سے ۱۲ بجے تک مغرب کی طرف منہ کئے زبانی قرآن کریم پڑھتے رہے۔ اس کے بعد دو گھنٹے آپ سو گئے پھر بیدار ہو گئے اور دوبارہ قرآن کریم پڑھنے لگ گئے۔ صبح کی نماز پڑھی تو فرمانے لگے کہ دونوں دروازے کھول دو کہ مجھے انتظار ہے۔ پوچھا گیا کس کی۔ آپ خاموش رہے پھر دو دفعہ پاخانہ کی حاجت ہوئی جس کے بعد آپ چارپائی پر لیٹ گئے اور درود شریف کا ورد کرنے لگے نو بجے کے قریب آپکی روح قفس عنصری سے پرواز کر گئی۔ وفات کے بعد آپ کا چہرہ چمک رہا تھا اور یوں معلوم ہوتا تھا گویا آپ مسکرا رہے ہیں۔ آپ مجسم نور معلوم ہوتے تھے ساڑھے چار بجے شام آپ کی نماز جنازہ ادا کی گئی جس میں ۱۰۰۰ احباب نے شرکت کی اور آپ کو جہلم کے قبرستان میں دفن کیا گیا۔ ۲۰ دسمبر ۱۹۰۵ء کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے احباب سمیت آپ کی نماز جنازہ (غائب) قادیان میں پڑھی۔ اور حضور دیر تک دعائے مغفرت فرماتے رہے۔ نیز حضور نے حاضرین کو وہ خط بھی پڑھ کر سنایا۔ جو آپ کے فرزند حضرت مولوی عبدالمغنی صاحبؓ نے وفات کی اطلاع کے سلسلہ میں لکھا تھا اور حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی ایڈیٹر الحکم کو مخاطب کر کے ارشاد فرمایا کہ اس بچے کو لکھ دو کہ :۔

"ہم ہر طرح سے اس کی مدد کرنے کو تیار ہیں اسے چاہیئے کہ وہ اپنے باپ کے نقش قدم پر چلے اور ان کے علوم دینیہ اور اخلاق اور عبادات کو حاصل کرے علوم کے حاصل کرنے کے لئے خواہ وہ یہاں آجاوے بہرحال ضروری ہے کہ وہ بہت سعی کرے"

(الحکم ۱۷ دسمبر ۱۹۰۵ء)

ایک موقعہ پر آپ کا ذکر ہوا تو آپ نے فرمایا :۔

"وہ اوّل ہی اوّل ہوشیارپور میں میرے پاس گئے ان کی طبیعت میں حق کے لئے ایک سوزش اور جلن تھی مجھ سے قرآن شریف پڑھا۔ بائیس برس سے میرے پاس آئے تھے۔ صوفیانہ مذاق تھا۔ جہاں فقراء کو دیکھتے وہیں چلے جاتے۔ میرے ساتھ بڑی محبت رکھتے تھے۔ میں چاہتا ہوں ماتم پرسی کے لئے لکھ دوں بہتر ہے کہ ان کا جو لڑکا ہو وہ یہاں آجاوے تاکہ وہ باپ کی جا بجا ہو۔ اسے لکھو کہ وہ دین کی تکمیل کرے۔ کیونکہ باپ کی ... ہی روش میں ہونا چاہیئے۔"

(الحکم ۷ جنوری ۱۹۰۶ء)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی تصنیف منیف ضمیمہ انجام آتھم میں اپنے بعض صحابہ اور ان کی مالی قربانیوں کا ذکر فرمایا ہے ان میں حضرت مولوی برہان الدین صاحبؓ کا نام نامی بھی شامل ہے۔ چنانچہ حضور فرماتے ہیں :

"میاں عبداللہ صاحب سنوری اور مولوی برہان الدین صاحب جہلمی اور مولوی مبارک علی صاحب سیالکوٹی اور قاضی ضیاء الدین صاحب قاضی کوٹی اور منشی چوہدری نبی بخش صاحب بٹالہ ضلع گورداسپور اور منشی جلال الدین صاحب بلانی وغیرہ احباب اپنی اپنی طاقت کے موافق خدمت میں لگے ہوئے ہیں"

صفحہ ۲۹ حاشیہ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک درخواست بنام لیفٹننٹ گورنر پنجاب لکھی تھی جس میں حضور نے اپنے مختصر حالات تحریر کئے اور اس کے آخر میں اپنی جماعت کے ممبروں کے نام لکھے اس فہرست میں حضرت مولوی صاحب کا نام یوں لکھا ہے :۔

"۴۸۔ مولوی برہان الدین صاحب جہلم"

(کتاب البریہ)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک الہام تھا جزاء سیئۃ بمثلھا وترھقھم ذلۃ یعنی بدی کا بدلہ ویسا ہی ہوگا اور ان لوگوں پر ذلت طاری ہوگی۔ اس الہام میں اللہ تعالیٰ نے یہ بتایا تھا کہ یہ لوگ جو تمہیں ذلیل کرنے والے ہیں۔ ان کو اس دنیا میں ذلت و رسوائی کا سامنا کرنا پڑے گا اس سلسلہ میں ڈاکٹر مارٹن کلارک کے مقدمہ میں اپنے ایک اشتہار میں اس الہام کا مورد بننے کا ذکر کر کے اس کی اس رسوائی کا ذکر کیا ہے جو اسے عدالت میں نصیب ہوئی آپ نے ان لوگوں کے اسماء بھی درج فرمائے ہیں جو اس کے گواہ تھے۔ اس فہرست میں حضرت مولوی برہان الدین صاحب مرحومؓ کا نام بھی شامل ہے جو اس موقعہ پر حضور کے ہمرکاب تھے۔ اور گورداسپور میں موجود تھے۔

(تبلیغ رسالت جلد ہفتم)

آپ کے مبارک وجود کو بہت سی خصوصیات حاصل تھیں۔ جن میں سے بعض یہ ہیں :۔

۱۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ابھی دعویٰ الہام نہیں فرمایا تھا کہ آپ نے اپنی مومنانہ فراست سے یہ معلوم کر لیا کہ آپ ہی مسیح زمان اور مہدی دوران ہیں چنانچہ آپ پیادہ پا جہلم سے قادیان تشریف لے گئے۔ پھر قادیان سے ہوشیارپور جا کر حضور کی زیارت کی اور بیعت کے لئے عرض کیا۔

۲۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایک الہام "دو شہتیر ٹوٹ گئے" میں آپ کو شہتیر قرار دیا گیا۔ ایک شہتیر حضرت مولوی عبدالکریم صاحبؓ تھے اور ایک شہتیر آپ۔

۳۔ آپ کی وفات پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے غیر معمولی صدمہ کا اظہار کیا اور آپ کو آپ کی اور مولوی عبدالکریم صاحبؓ کی رحلت پر آپ جیسے خادم اسلام اور خدمت دین کرنے والے علماء پیدا کرنے کا خیال آیا اور اس غرض سے ۶ جنوری ۱۹۰۶ء کو مدرسہ احمدیہ کی بنیاد رکھی۔

۴۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ۳۱۳ خاص اصحاب میں شمولیت کا شرف حاصل ہے چنانچہ انجام آتھم میں ۳۱۳ اصحاب کی فہرست میں نمبر ۴ پر آپ کا نام درج ہے۔

۵۔ آپ ۳۱۳ اصحاب کی فہرست ان چند خوش قسمت اصحاب میں سے ہیں جن کی اولاد بھی اس فہرست میں شمولیت کا شرف حاصل ہوا۔ چنانچہ آپ کے فرزند حضرت مولوی عبدالمغنی صاحبؓ کا نام اس فہرست میں نمبر پر درج ہے۔

۶۔ آپ کو براہ راست حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے قرآن کریم پڑھنے کا شرف حاصل ہوا۔ چنانچہ حضور فرماتے ہیں

"مجھ سے قرآن شریف پڑھا"

(الحکم جنوری ۱۹۰۶ء)

۷۔ حضرت مولوی صاحب مرحوم کو ہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے انتہائی محبت نہیں تھی بلکہ خود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی آپ سے بہت محبت رکھتے تھے۔ چنانچہ حضور فرمایا کرتے :۔

"مولوی صاحب آپ کے آنے پر مجھے آرام آتا ہے"۔

اللّٰھم اغفرہ وارحمہ
وارفع درجاتہ وارض عنہ

"اللہ تعالیٰ نے یہ حکم دیا تھا کہ کونوا مع الصادقین۔ اس میں بڑا گہرا نکتہ معرفت یہی ہے کہ چونکہ صحبت کا اثر ضرور ہوتا ہے اسی لئے ایک راستباز کی صحبت میں رہ کر انسان راست بازی سیکھتا ہے اور اسکے پاک انفاس کا اندر ہی اندر اثر ہونے لگتا ہے جو اس کو خدا تعالیٰ پر سچا یقین اور بصیرت عطا کرتا ہے میری صحبت میں صدق دل سے رہ کر وہ خدا تعالیٰ کی آیات اور نشانات کو دیکھتا ہے جو ایمان کو بڑھانے کا ذریعہ ہیں۔"

(المسیح الموعود)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# اذکروا موتٰکم بالخیر

## مکرم ڈاکٹر محمد عبداللہ صاحب آف قلعہ صوبا سنگھ

میرے پیارے اور شفیق نانا حضرت ڈاکٹر محمد عبداللہ صاحبؓ آف قلعہ صوبا سنگھ جو کہ حضرت مسیح موعودؑ کے اصحاب میں تھے ۱۳، ۱۴ جون کی درمیانی شب بوقت آٹھ بجے ایک طویل علالت کے بعد اپنے مولیٰ حقیقی سے جا ملے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

بلانے والا ہے سب سے پیارا
اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

مرحوم موصی تھے اس لئے آپ کا جنازہ ربوہ لایا گیا اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے مطابق محترم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب لائل پوری نے نماز جنازہ پڑھائی اس کے بعد بہشتی مقبرہ میں آپ کو سپرد خاک کر دیا گیا۔ تدفین کے بعد محترم قاضی محمد نذیر صاحب نے ہی دعا کرائی۔

حضرت نانا جانؓ اپنے خاندان میں اکیلے احمدی تھے اور باوجود سخت مخالفت کے آپ احمدیت کی تبلیغ کرتے رہے۔ آپ کو حضرت مسیح موعودؑ کی صحبت میں بھی کچھ وقت گزارنے کا موقعہ ملا۔

دعا کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ نے آپ کی راہنمائی فرمائی اور آپ سیالکوٹ سے قادیان جا کر بیعت سے مشرف ہوئے۔ بیعت کے بعد چند دن تک قادیان میں ہی قیام فرمایا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صحبت سے مستفیض ہوئے۔ بعد میں آپ اکثر قادیان تشریف لے جاتے رہے۔

آپ کو حضرت مسیح موعودؑ سے والہانہ محبت اور قرآن کریم سے عشق تھا۔ آپ ہر قسم کی مشکلات کا سامنا بڑے صبر و تحمل سے کرتے رہے۔

آپ بڑے حسین و جمیل طبیعت کے مالک تھے۔ ہر ایک بھائی کے دکھ پر مضطرب و بیقرار ہو جانا آپ کی طبع میں شامل تھا آپ قبول احمدیت کے وقت سے ہی جماعت کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے رہے۔ ایک عرصہ تک پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ قلعہ صوبا سنگھ بھی رہے۔ آپ کی ہمیشہ یہی خواہش ہوتی کہ جو مربی یا سلسلہ کا نمائندہ بھی جماعت میں آئے اس کو اپنے گھر میں مہمان رکھیں اور اس کی خدمت کریں۔

حضرت نانا جانؓ تہجد گزار اور صابر و شاکر تھے۔ آخری وقت تک توکل اور رضا پر قائم رہے۔ کبھی کسی کو دکھ نہیں دیا۔ ہر ایک سے بہت خلوص اور محبت سے ملتے۔ خاندان حضرت مسیح موعودؑ سے بہت محبت رکھتے۔ خلیفہ وقت کی خدمت میں باقاعدگی سے دعا کے لئے خط لکھتے رہتے اور اولاد کو بھی اسی کی تلقین کرتے رہتے تھے۔ روزانہ کلام پاک کی تلاوت کرتے۔ جب تک صحت رہی نماز بھی زیادہ تر جماعت ساتھ ادا کرتے رہے۔

دوست دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت نانا جانؓ کو اپنی مغفرت کی چادر میں ڈھانپ لے ان کے درجات بلند فرمائے اور ہمیں ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق دے۔

تنویر احمد خان ملک کنری (سندھ)

---

## مکرم حکیم ملک منظور احمد صاحب عباسی

برادرم حکیم ملک منظور احمد صاحب عباسی سرگودھا میں حرکت قلب بند ہو جانے کی وجہ سے ۱۶ جون ۱۹۷۰ء کو وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جلیل القدر صحابی حضرت حکیم عبدالجلیل صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھیرہ کے فرزند اور محترم حکیم مرغوب اللہ صاحب حال مقیم شیخوپورہ کے بھائی تھے۔

۱۹۵۰ء تک فروٹ کیننگ فیکٹری پشاور میں منیجر کے فرائض ادا کرتے رہے۔ نہایت پرہیزگار۔ ملنسار متقی۔ مہمان نواز اور خوش اخلاق انسان تھے۔ اکثر پشاور میں اپنے مرحوم بھائی ملک ظفر الحق صاحبؒ ترناب فارم کے پاس آیا جایا کرتے تھے۔

۷۹ سال کی عمر پائی اور ربوہ مقبرہ بہشتی میں سپرد خاک ہوئے۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند کرے اور آپ کے پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کا حافظ و ناصر ہو۔

ڈاکٹر مبارک احمد پشاور

---

## ولادت

برادرم مکرم فضل الٰہی صاحب مربی سلسلہ احمدیہ سانگھڑ کو اللہ تعالیٰ نے دوسرا فرزند عطا فرمایا ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت و عافیت والی لمبی زندگی عطا کرے۔ (خلیل احمد مبشر مربی جہلم)

# ننگے سر نماز پڑھنا آداب کے منافی ہے

مساجد میں بعض نوجوانوں کو دیکھا گیا ہے کہ وہ نماز کی ادائیگی کے لئے ننگے سر آتے ہیں اور ان کو اس امر کا احساس بھی نہیں ہوتا کہ ننگے سر نماز پڑھنا نماز کے آداب کے منافی ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے صریحاً خلاف ہے۔ اولیاء امت اور بزرگان اور سلف صالح کی روایات بھی ہمارے سامنے ہیں۔ ہاں اگر کسی کو اضطراری حالت پیش ہے تو اس کے لئے یہ اشد مجبوری ہے کہ وہ ننگے سر نماز ادا کرے ورنہ ننگے سر نماز ادا کرنا آداب نماز کے سراسر خلاف اور منافی ہے۔ اسلامی تہذیب اور شعار یہی ہے کہ نماز کے وقت سر پر کوئی چیز ہونی چاہیئے۔ عمامہ ہو یا ٹوپی اور وقار بھی تقاضا کرتا ہے۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے متعلق فرمایا ہے۔

وکان صلی اللہ علیہ وسلم یامر بستر الراس فی الصلوٰۃ بالعمامۃ او القلنسوۃ وینھی عن کشف الراس فی الصلوٰۃ ویقول اذا اتیتم المساجد فاتوھا معصبین والعصابۃ ھی العمامۃ۔

کشف الغمہ ص ۸۷

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں پگڑی یا ٹوپی سے سر ڈھانکنے کا ارشاد و حکم فرمایا کرتے تھے اور نماز میں ننگے سر رہنے سے منع فرمایا کرتے تھے اور فرماتے تھے۔ جب تم مساجد میں آؤ تو سر پر کوئی چیز ہو جس سے سر کو ڈھانپا جائے اور العصابۃ کے معنے عمامۃ (پگڑی) کے ہیں۔ عربی زبان میں ہر وہ چیز جو سر کو ڈھانکے اس کو عصابہ کہتے ہیں بعض تعلیم یافتہ عاقل، بالغ اشخاص بھی بسا اوقات ننگے سر نماز پڑھتے ہیں جو درست نہیں طبی لحاظ سے بھی سر کو ڈھانپنا کئی اعصابی اور دماغی امراض کا تریاق و علاج ہے۔

الغرض مندرجہ بالا نص صریح کے ہوتے ہوئے ننگے سر نماز پڑھنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد مبارک کے خلاف ہے اور اس عادت کو ترک کرنا ہی عین سعادت ہے۔ وقار اور سنجیدگی کا بھی تقاضا یہی ہے کہ نماز ننگے سر نہ ادا کی جائے۔

شیخ نور احمد منیر سابق مبلغ بلاد عربیہ

---

احمدی بچوں اور بچیوں کا دل پسند ماہنامہ

## تشحیذ الاذہان ربوہ

یہ رسالہ ابتداءً سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ۱۹۰۶ء میں جاری فرمایا تھا اور اب یہ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیر نگرانی احمدی بچوں اور بچیوں کے لئے ہر ماہ باقاعدگی سے شائع ہو رہا ہے اور دن بدن مقبولیت حاصل کرتا جا رہا ہے۔

تشحیذ الاذہان میں آپ کیا پائیں گے؟

● قرآن پاک اور حدیث میں سے پیارے پیارے پر حکمت کلمات ● حضرت مسیح موعودؑ اور آپ کے خلفاء کے روح پرور ملفوظات ● بزرگوں اور دیگر بڑی شخصیتوں کے زریں اقوال ● اسلام اور احمدیت سے واقفیت پیدا کرنے والے عمدہ مضامین ● اچھی اچھی دلوں کو لبھانے والی نظمیں۔ بلند اخلاق پیدا کرنے والے مفید تربیتی مضامین ● نصیحت آموز دلچسپ کہانیاں اور تاریخی واقعات ● مفید و دلچسپ علمی و سائنسی معلومات ● دماغی ورزشیں اور بے اختیار ہنسا دینے والے لطائف —— اور ان سب کے علاوہ دیگر بہت سے مفید اور بے حد دلچسپ کالم،

سال بھر کے رسالوں کی کل قیمت صرف پانچ روپے۔

جملہ خط و کتابت بنام

منیجر رسالہ تشحیذ الاذہان۔ ربوہ

---

دفتر الفضل سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔

---

شوریٰ انصار اللہ کے لئے حسب قواعد تجاویز بھجوائیں۔ (قائد عمومی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# جامعہ نصرت کا شاندار نتیجہ

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے جامعہ نصرت کا انٹرمیڈیٹ کا نتیجہ نہایت خوشکن اور حوصلہ افزا رہا ہے۔ گروپ کا نتیجہ ۹۴٪ اور سائنس گروپ کا ۹۱٫۶ فی صد رہا ہے۔ سرگودھا بورڈ کے اعلان کردہ نتیجہ کے مطابق تمام طالبات کا تفصیلی نتیجہ درج ذیل ہے۔

آرٹس گروپ میں عزیزہ امتہ الشکور بنت محمد احمد صاحب جلیل ۶۸۰ نمبر حاصل کر کے اوّل رہی ہے۔ پری میڈیکل گروپ میں نادرہ بنت شیخ نور الحق صاحب اور مریم صدیقہ بنت عطاء اللہ صاحب ۶۰۰ نمبر لے کر اوّل رہی ہیں۔ ادارہ ان ہر سہ طالبات اور اُن کے والدین کو دلی مبارکباد پیش کرتا ہے۔

(پرنسپل جامعہ نصرت ربوہ)

| رول نمبر | نام | نمبر حاصل کردہ | ڈویژن |
|---|---|---|---|
| | آرٹس گروپ | | |
| 18911 | امتہ الولی | 381/1000 | III |
| 18912 | شاہدہ اسحٰق | 548 | II |
| 18913 | خالدہ | 608 | I |
| 18914 | امتہ الرشید | 530 | II |
| 18915 | ثریا خانم | 617 | I |
| 18916 | نزہت عزیز | 551 | II |
| 18917 | طاہرہ بشریٰ مبین | 498 | II |
| 18918 | رفیقہ صداقت | 524 | II |
| 18919 | جلیلہ بشریٰ | 617 | I |
| 18921 | عابدہ نصیر | 525 | II |
| 18922 | امتہ الواسع ریحان | R.L | |
| 18923 | طاہرہ جبیں | 437 | III |
| 18924 | نعیمہ فرحت | 487 | II |
| 18925 | سلیمہ اختر | 487 | II |
| 18926 | زکیہ اختر | 574 | II |
| 18927 | ناصرہ افغانی | 451 | II |
| 18928 | ریحانہ فرحت | 486 | II |
| 18929 | شمیم اختر | 447 | II |
| 18931 | عابدہ شمیم | 609 | I |
| 18932 | حمیدہ قدسیہ | 600 | I |
| 18933 | بشریٰ کوثر | 456 | II |
| 18934 | فوزیہ بٹ | 426 | III |
| 18935 | نادرہ یاسمین | 504 | II |
| 18936 | امتہ السمیع راشدہ | 549 | II |
| 18937 | بشریٰ شریف | 557 | II |
| 18938 | امتہ الشکور | 680 (اوّل) | I |
| 18939 | شاہین لودھی | 561 | II |
| 18940 | سلمیٰ منعم | 437 | III |
| 18941 | رقیہ عطاء | 458 | II |
| 18942 | ناصرہ پروین | 569 | II |
| 18943 | فاخرہ | 418 | III |
| 18944 | ناصرہ شیخ | 587 | II |
| 18945 | فاخرہ جبیں | 533 | II |
| 18946 | پروین اختر | 565 | II |
| 18947 | نعیمہ ناہید | 516 | II |
| 18948 | ناصرہ پروین | 494 | III |
| 18949 | امتہ الباسط | 528 | II |
| 18950 | امتہ الباسط | 480 | II |
| 18951 | امتہ الحمید فوزیہ | 508 | II |
| 18952 | سعیدہ بشریٰ | 619 سوم | I |
| 18953 | امتہ الرفیق ریحانہ | 549 | II |
| 18955 | فوزیہ مجید | 455 | II |
| 18957 | ریحانہ مرزا | 578 | II |
| 18958 | عظیم اختر | 489 | II |
| 18959 | رخسانہ نصرت | 398 | III |
| 18960 | بشریٰ حفیظ | 489 | II |
| 18961 | نصرت آرا | 411 | III |
| 18962 | امینہ بیگم | 510 | II |
| 18963 | ساجدہ جبیں | 470 | II |
| 18964 | ناصرہ بیگم | 443 | III |
| 18965 | ثروت جہاں | 385 | III |
| 18966 | روبینہ شاہین | 461 | II |
| 18967 | نسیم زہرہ | 380 | III |
| 18968 | ممتاز حمید | 432 | III |
| 18969 | نسیم اختر | 502 | II |
| 18970 | شہناز فاطمہ | 512 | II |
| 18971 | امتہ السلام | 433 | III |
| 18972 | رخسانہ ناہید | 539 | II |
| 18973 | ساجدہ رشید | 478 | II |
| 18975 | فرخ یاسمین | 573 | II |
| 18976 | فریدہ بشیر | 632 دوم | I |
| 18978 | نسرین اختر | 501 | II |
| 18979 | عابدہ سلطانہ | 414 | III |
| 18980 | امتہ السمیع | 502 | II |
| 18981 | امتہ الجمیل فریدہ | 576 | II |
| 18982 | امتہ المومن | 571 | II |
| 18983 | قمر شاہین | 500 | II |
| 18985 | یاسمین اختر | 415 | III |
| 18987 | غزالہ نیر | 423 | III |
| 18989 | طیبہ نسرین | 383 | III |
| 18990 | مبشرہ حفیظ | 436 | III |
| 18992 | ماجدہ ریحانہ | 432 | III |
| 18993 | عذرا ناہید | 408 | III |
| 18994 | امتہ اللطیف بٹ | 379 | III |
| 18996 | نگہت پروین | 511 | II |
| 18997 | منصورہ فرزانہ | 575 | II |
| 18998 | امتہ الشکور | 511 | II |
| 18999 | طلعت قریشی | 395 | III |
| 19000 | نصرت جہاں احمد | 564 | II |
| 18954 | امتہ الرؤف ۔ انگلش اردو کا امتحان دوبارہ دینا ہوگا | | |
| 18977 | طاہرہ نذیر ۔ انگلش اکنامکس | " | " |
| 18986 | تسنیم اختر انگلش ۔ ہسٹری | " | " |
| 18991 | کشور سلطانہ ۔ انگلش | " | " |
| 18995 | سیدہ رشیدہ خاتون انگلش | " | " |

## پری انجینئرنگ گروپ

| رول نمبر | نام | نمبر حاصل کردہ | ڈویژن |
|---|---|---|---|
| 15814 | بشریٰ سعید | 517 | II |

## پری میڈیکل گروپ

| رول نمبر | نام | نمبر حاصل کردہ | ڈویژن |
|---|---|---|---|
| 14156 | طیبہ | 568 سوم | II |
| 14157 | نبیلہ | 592 دوم | II |
| 14158 | نادرہ | 600 اوّل | I |
| 14159 | مریم صدیقہ | 600 اوّل | I |
| 14161 | زاہدہ پروین | 456 | II |
| 14162 | شاہینہ باسط خان | 486 | II |
| 14163 | راشدہ شاہد | 493 | II |
| 14165 | راشدہ مسعود | 444 | III |
| 14166 | مسرت افزا | 456 | II |
| 14167 | آنسہ ثریا | 521 | II |
| 14168 | بلقیس فاطمہ | 565 | II |
| 14160 | رضیہ فردوس کمپارٹمنٹ فزکس ۔ بیالوجی | | |

(پرنسپل)


## ضروری اعلان!

بعض ایجنٹ صاحبان کی طرف سے شکایات موصول ہوئی ہیں کہ انہیں خریداران الفضل بروقت بل کی ادائیگی نہیں کرتے اور بعض خریداران کی طرف دو دو تین تین ماہ کے بل قابلِ وصول ہیں۔

ایسے خریداران کی خدمت میں اعلان ھذا کے ذریعہ درخواست کی جاتی ہے کہ وہ ہر ماہ کی آٹھ تاریخ تک مکرم ایجنٹ صاحب کو بل ادا کر دیا کریں تا وہ بروقت بل کی رقم دفتر میں بھجوا سکیں۔ بصورتِ دیگر انہیں یہ حق حاصل ہوگا کہ وہ خریداران کی طرف سے بل نہ ملنے پر پرچہ کی تقسیم روک دیں۔

(مینیجر الفضل ربوہ)

# یہ نکتہ ہمیشہ یاد رکھو کہ ہر نیک بات اللہ تعالےٰ کی طرف اور ہر بُری بات اپنی طرف منسوب کرنی چاہیئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

## لوگ اکثر کامیابی کو اپنی طرف اور ناکامی اور کمزوری کو خدا تعالیٰ کی طرف منسوب کر دیتے ہیں

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ سورہ الفرقان کی تفسیر میں توکّل کی حقیقت پر روشنی ڈالتے ہوئے فرماتے ہیں :-

" توکل کا مفہوم یہ ہے کہ جہاں تک خدا نے تم کو طاقتیں دی ہیں اُن کو پُورا استعمال کرو اور اس کے بعد خدا پر اعتبار کرو اور کہو کہ جو کمی رہ گئی ہے وہ خدا آپ پوری کرے گا۔ اور پھر خواہ انتہائی مایوسی کا عالم ہو تم ڈٹ کر بیٹھ جاؤ اور کہو کہ ہمارا خدا ہمیں کبھی نہیں چھوڑے گا جیسے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے غارِ ثور میں حضرت ابوبکر رضؓ سے فرمایا کہ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰہَ مَعَنَا (توبہ ع) یعنی ہمارا کام یہ تھا کہ دشمن سے بچ کر نکل آتے سو نکل آئے اب دشمن ہمارے سر پر آ پہنچا ہے تو یہ خدا کا کام ہے کہ وہ ہمیں بچائے۔ سو ڈرنے کی کوئی بات نہیں۔ خدا ہمارے ساتھ ہے۔ یہ وہ توکل ہے جس کی اسلام ہمیں تعلیم دیتا ہے یعنی پورے سامان استعمال کرو۔ اور اس کے بعد خدا تعالےٰ پر کامل یقین رکھو اور چاہے کچھ ہو جائے یہ سمجھو کہ خدا ہمیں نہیں چھوڑے گا۔ مگر ہمارے ہاں بدقسمتی سے یہ طریق رائج ہے کہ جب ہمارے کسی کام کا صحیح نتیجہ نہیں نکلتا تو ہم اسے اپنی طرف منسوب نہیں کرتے بلکہ اُسے خدا تعالیٰ کی طرف منسوب کر دیتے ہیں۔ اور کہتے ہیں ہم نے تو محنت کی تھی لیکن اس کا نتیجہ نکالنا خدا تعالیٰ کے اختیار میں تھا۔ اگر اس نے نہیں نکالا تو اس میں ہمارا کیا اختیار ہے۔ اس طرح ہم اپنی کمزوریوں کو خدا تعالیٰ کی طرف منسوب کر دیتے ہیں۔ اگر واقعہ میں ہم محنت کریں۔ اور قربانی سے کام لیں اور خدا تعالیٰ پر توکل بھی رکھیں تو ممکن نہیں کہ اس کا اعلیٰ نتیجہ پیدا نہ ہو۔ اور اگر ہمارے کسی کام کا اعلیٰ نتیجہ نہیں نکلتا تو ہمارا بیڑا خدا تعالےٰ نے غرق نہیں کیا بلکہ ہم نے خود کیا ہے۔ اگر مسلمان اس نکتہ کو سمجھ لیں۔ اور اُن کے اعمال کے جو اچھے نتائج نکلیں وہ انہیں اپنی طرف نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کی طرف منسوب کریں اور ناکامی کو اپنی طرف منسوب کریں تو اُن کی کایا پلٹ جائے جیسے حضرت ابراہیم علیہ السلام فرماتے ہیں کہ وَ اِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِيْنِ (شعراء ع) کہ جب میں بیمار ہو جاتا ہوں تو خدا تعالےٰ مجھے شفا دیتا ہے۔ یعنی بیماری میری طرف سے آتی ہے اور شفا خدا تعالیٰ کی طرف سے آتی ہے اس میں یہی نکتہ بیان کیا گیا ہے کہ ہر نیک بات خدا تعالیٰ کی طرف منسوب کیا کرو۔ اور ہر بُری بات اپنی طرف منسوب کیا کرو۔ جب تک تمہارے اندر ابراہیمؑ والا ایمان پیدا نہیں ہوتا اور جب تک تمہارے اندر وَ اِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِيْنِ والا احساس پیدا نہیں ہوتا جب تک تم یہ نہیں سمجھتے کہ جب بھی کوئی کمزوری آئے گی وہ ہماری طرف سے ہو گی اور جب ہم میں قوت اور طاقت پیدا ہو گی تو وہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ہو گی اس وقت تک تم کامیاب نہیں ہو سکتے۔ لیکن جب تم اپنے اندر یہ تغیر پیدا کر لو گے تو تمہارے اندر کام کا ایک زبردست میلان پیدا ہو جائے گا اور تمہیں کامیابی ہی کامیابی حاصل ہونی چلی جائے گی۔ اگر حضرت ابراہیم علیہ السلام صرف اِذَا مَرِضْتُ کہہ دیتے تو مایوسی ہی مایوسی ہوتی اور اگر فَهُوَ يَشْفِيْنِ کہہ دیتے تو امید ہی امید ہوتی اور یہ دونوں باتیں درست نہیں ہیں۔ جب تک کسی کا ایمان خوف اور رجاء کے درمیان نہ ہو۔ اُس کے کسی کام کا صحیح نتیجہ نہیں نکلتا۔ اسی لئے آپ نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ نے مجھے اٹھنے کا موقع بھی دیا ہے اور گرنے کا موقع بھی دیا ہے۔ اگر میں پوری محنت نہیں کروں گا تو میں گروں گا اور اگر میں پوری محنت کروں گا اور اس کے ساتھ ہی خدا پر توکل کروں گا۔ تو میں جیتوں گا۔ پس آپ نے یہ دونوں باتیں بیان کر کے واضح کر دیا کہ انسان کے لئے محنت اور توکل دونوں چیزیں ضروری ہیں۔ اگر ہم محنت نہیں کریں گے تو ہمارے کام خراب ہوں گے۔ اور اگر ہم توکل نہیں کریں گے تب بھی ہم کامیاب نہیں ہوں گے۔ گویا خدا تعالیٰ انسان کی محنت کی تکمیل کرتا ہے۔ اس کا قائم مقام نہیں ہوتا۔ اگر وہ انسان کی محنت کا قائم مقام ہوتا تو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی یہ بات کہ وَ اِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِيْنِ غلط ہوتی۔ مگر آپ نے اِذَا مَرِضْتُ کہہ کر بتایا ہے۔ کہ اگر میں بیمار ہونیوالے افعال کروں تو خدا تعالیٰ مجھے بیمار ہونے سے نہیں روکتا۔ اور فَهُوَ يَشْفِيْنِ کہہ کر بتایا کہ میں خود بخود کامل شفا حاصل نہیں کر سکتا۔ کامل شفا دینے والی خدا تعالیٰ کی ہی ذات ہے اور یہی ترقی اور کامیابی کی کلید ہے۔ جب تک کوئی قوم اس گر کو نہیں سمجھتی وہ کامیابی حاصل نہیں کر سکتی۔" (تفسیر سورۃ الفرقان صفحہ ۱۳۰ تا ۱۳۲)

## توسیع اشاعت الفضل کیلئے دورہ

نظارت اصلاح و ارشاد کی طرف سے مکرم خواجہ خورشید احمد صاحب سیالکوٹی کو علاوہ بعض دیگر مقامات کے خاص طور پر ذیل کے مقامات پر بغرض دورہ بھجوایا جا رہا ہے۔

اوکاڑہ، ساہیوال، وہاڑی، ملتان، بہاولپور، بہاولنگر۔ ہارون آباد، خانپور، رحیم یار خان سکھر، روہڑی، جیکب آباد، لاڑکانہ، خیرپور میرس، نواب شاہ، حیدرآباد، ضلع تھرپارکر

مکرم خواجہ خورشید احمد صاحب توسیع اشاعت اخبار "الفضل" کے علاوہ بوقت ضرورت اصلاح و ارشاد کا فریضہ بھی سرانجام دیں گے۔ متعلقہ جماعتوں کے امراء، صدر صاحبان اور دیگر عہدیداران اور مربیان سلسلہ نمائندہ الفضل سے کماحقہٗ تعاون فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

(ناظر اصلاح و ارشاد)

## داخلہ جامعہ نصرت برائے خواتین ربوہ

جامعہ نصرت ربوہ میں تھرڈ ایئر (آرٹس) کا داخلہ ۲۱ ستمبر ۱۹۷۱ء سے شروع ہو گا۔ اور دس روز تک بغیر لیٹ فیس کے جاری رہے گا۔ درخواستیں مجوزہ فارم پر مع پروویژنل اور کیریکٹر سرٹیفکیٹ ۱۹ ستمبر تک مطلوب ہیں۔

ہونہار اور مستحق طالبات کے لئے فیس معافی اور وظائف کی مراعات، اعلیٰ تعلیم، پاکیزہ اسلامی ماحول نیز کالج کے ساتھ ہوسٹل کا انتظام ہے۔

انٹرویو :- ۹ تا ۱۲ بجے روزانہ

(پرنسپل جامعہ نصرت)

## تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں داخلہ

تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں تھرڈ ایئر کا داخلہ انشاء اللہ ۲۱ ستمبر سے شروع ہو گا۔ آرٹس اور سائنس گروپس کی تعلیم کا بہتر انتظام ہے چونکہ سائنس گروپ میں داخلہ محدود ہو گا۔ اس لئے اچھے نمبر لینے والے ذہین طلباء فوری توجہ کریں۔

فارم داخلہ کے ساتھ درج ذیل اشیاء شامل کرنی ضروری ہوں گی۔

ا۔ متعلقہ کالج سے حاصل کردہ پروویژنل اور کیریکٹر سرٹیفکیٹ۔

ب۔ بورڈ کا جاری کردہ تفصیلی نمبروں کا کارڈ

ج۔ پشاور۔ کراچی اور سندھ یونیورسٹی بورڈوں سے تعلق رکھنے والے طلباء کا ٹرانسفر سرٹیفکیٹ بھی ہمراہ فارم داخلہ لانا ہو گا۔

د۔ ہر فارم داخلہ کے ساتھ تین عدد پاسپورٹ سائز فوٹو شامل کریں۔

انٹرویو مورخہ ۲۱ ستمبر سے روزانہ ۱۰ بجے صبح سے شروع ہو گا۔ ہر امیدوار کو بوقت انٹرویو اپنے والد یا سرپرست کو ساتھ لانا ضروری ہو گا۔ تمام درخواستیں مکمل صورت میں دفتر کالج میں ۲۰ ستمبر تک پہنچ جانی چاہئیں۔

(پرنسپل تعلیم الاسلام کالج ربوہ)

## درخواست دُعا

محترم سید محمد لطیف صاحب انسپکٹر بیت المال (ریٹائرڈ) کو فرش پر گر جانے کی وجہ سے شدید ضربات آئی ہیں۔ کولہے کی ہڈی ٹوٹ گئی ہے۔ نیز عرصہ سے چارپائی پر لیٹے رہنے کی وجہ سے بیڈ سور بھی ہو گیا ہے جس کی وجہ سے سخت تکلیف ہے

۲- دوستوں سے ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔

(مختار احمد ہاشمی)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴